غزل

جناب ملا رموزی صاحب

ملا رموزی صاحب جو اپنی ادبی خدمات کی وجہ سے ہندوستان کے اُردو خواں طبقہ میں کافی شہرت رکھتے ہیں، اب چند برسوں سے آپ نے تغزل کے میدان میں قدم رکھا ہے۔ اور اس میں بھی آپکی طبع ندرت پسند نے قسم قسم کی جدت طرازیاں کی ہیں "برہان" کا پہلا پرچہ ملاحظہ فرما کر آپ نے ذیل کی تازہ غزل اشاعت کے لیے ارسال فرمائی ہے جس کو ہم دلی شکریہ کے ساتھ درج کرتے ہیں۔ غزل کے ساتھ آپ نے فلسکیپ کے آٹھ صفحوں کا جو طویل خط ارسال فرمایا ہے وہ بجائے خود آپ کی "رموزیت" کا شاہکار ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہم اپنے مقررہ معیار کے مطابق کسی تعریفی خط کو "برہان" میں شائع کرنا پسند نہیں کرتے۔

مزاجِ ہندوستاں کی افسردگی کو پھر سے جواں بنا دوں
اگر میں جوشِ شبابِ جاناں کی داستاں پر غزل سُنا دوں

شباب جس کے حجاب کی اک جھجک سے سو بجلیاں گرا دوں
شباب جس کی نظر کی شادابیوں سے آتشکدہ بجھا دوں

شباب یا جامِ گوہریں میں شرابِ رنگیں کی تابشیں ہیں
شباب جس سے گلاب کی نزہتوں میں سو رونقیں بڑھا دوں

شباب میں وہ وقار جس پر غرورِ سلطاں بھی تاج دیدے
نگاہ کی مست مسکراہٹ پہ ثروتِ میکدہ لُٹا دوں

وہ جیسے میرے خیال کی ایک دردمندی لیے ہوئے ہیں

نگاہ کی ایسی مضمحل جنبشوں کے آگے میں سر جھکا دوں
یہی ہے وہ جس نے مجھ کو عشق و جمال کی زندگی عطا کی
وہ زندگی جس کی اک نظر سے بہار کے حُسن کو سجا دوں
مگر غضب، اپنے دوستوں کی نظر کی کم ظرفیوں میں رہ کر
ترا فسانہ تو کیا، میں تصویر بھی جو چاہوں کسے دکھا دوں

ق

وہاں تو اُن کے یقیں کی منزلیں ہی اتنی فسردہ تر ہیں
وہ منکرِ حُسن ہی رہینگے میں لاکھ اُن کو یقیں دلا دوں
نظر کی ان پستیوں سے اک دن بلند ہو اور یوں سنور جا
کہ تجھ کو لے کر میں ایک دن اوجِ کہکشاں تک پہ مسکرا دوں
غضب کہ دوشیزہ چاندنی اور ایک ناقدرداں فضا میں
جو مجھ تک آئے تو آج اُس سے میں ساری دُنیا کو جگمگا دوں
خدائے حُسن و بہار تیرے قدم قدم کو بہار کر دے
بہارِ شعر و بیاں رموزی تری نظر پر نثار کر دے